مولانا سلیم اللہ خان

علامہ بنوریؒ

سوانحی نقوش

مولانا محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ ۶ ربیع الثانی ۱۳۲۶ھ میں ضلع مردان کے ایک چھوٹے سے گاؤں مہابت آباد میں پیدا ہوئے۔

ابتدائی اور متوسط تعلیم پشاور اور کابل میں مختلف علماء رحمۃ اللہ علیہ سے حاصل کی۔ ۱۳۴۵ھ میں اعلیٰ تعلیم کے لئے دارالعلوم دیوبند میں داخلہ لیا اور یہاں مختلف علوم وفنون کی کتابیں پڑھیں۔ ۱۳۴۷ھ میں حضرت مولانا محمد انور کشمیری رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت مولانا شبیر احمد عثمانی وغیرہ اکابر اساتذہ رحمۃ اللہ علیہ سے ڈابھیل میں دورۂ حدیث پڑھا۔ دورۂ حدیث کی تکمیل کے بعد آپ حضرت مولانا محمد انور کشمیری رحمۃ اللہ علیہ ہی کی خدمت میں رہ پڑے اور شب وروز کی مصاحبت میں کمالات انوری سے بھرپور استفادہ کیا۔ ۱۳۵۰ھ میں امتیاز کے ساتھ جامعہ پنجاب سے مولوی فاضل کا امتحان پاس کیا' اسی سال حج بیت اللہ سے مشرف ہوئے اور فیض الباری ونصب الرایہ کی طباعت کے لئے مصر کا سفر کیا۔ مصر کے دس ماہ کے قیام میں وہاں کے رسائل ومجلّات میں دارالعلوم دیوبند اور اس کے اکابر پر گرانقدر مقالات لکھے' اور علامہ زاہد الکوثری رحمۃ اللہ علیہ جو اس زمانہ میں مصر ہی میں مقیم تھے' سے خوب استفادہ کیا' بعدازاں مدرسہ رفیع الاسلام پشاور میں تدریس کے فرائض انجام دیئے' تدریس کے دوران جمعیۃ العلماء صوبہ سرحد کے ناظم اعلیٰ کی حیثیت سے ملکی سیاسیات میں حصہ لیتے رہے۔ ۱۳۵۲ھ میں حضرت مولانا محمد انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ کے سانحہ ارتحال کے بعد ڈابھیل تدریس کے لئے بلائے گئے' وہاں پہنچ کر حدیث شریف اور دیگر فنون کی اہم کتب کا درس دیا' ہندوستان کے اس زمانہ قیام میں سیاسیات سے بھی تعلق رکھا اور مجلس علمی کی نظامت کے فرائض انجام دینے کی نوبت بھی آئی۔

غالباً ۱۳۶۸ھ میں دارالعلوم ٹنڈو الہ یار میں شیخ التفسیر کی حیثیت سے تشریف لائے' چند سال بعد

میں جامع ترمذی کی شرح معارف السنن ساڑھے تین ہزار صفحات پر مشتمل ۶ ضخیم جلدوں میں (جو ابھی زیر تکمیل ہی تھی) نہایت اہم تصنیف ہے، جامع ازہر کے فضیلۃ الاستاذ شیخ عبدالحلیم کی رائے ملاحظہ ہو:

''ابن حجر عسقلانی اور علامہ عینی رحمۃ اللہ علیہما کی شروح حدیث پر معارف السنن کی اعلیٰ توجیہات، بے مثال طرزِ استدلال اور ادب ومعانی نے سبقت حاصل کرلی ہے۔''

ابتدائی دو جلدوں کے مطالعے سے اس شرح کی جو خصوصیات ہمارے سامنے آئیں وہ بالاختصار پیشِ خدمت ہیں:

۱- علامہ محمد انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ کی قیمتی آراء اور سنہری تحقیقات کو بڑے شروح وبسط کے ساتھ حسین پیرایہ میں پیش کیا گیا ہے۔

۲- العرف الشذی کے مبہم یا موھم مقامات کا تشفی بخش حل پیش کرتے ہوئے امام الحدیث علامہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ کے نقطہ نظر کی عمدہ تشریحات کی گئی ہیں۔

۳- حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ، علامہ شوکانی رحمۃ اللہ علیہ، مولانا مبارکپوری رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر حضرات کی طرف سے احناف پر کیے گئے اعتراضات کا نہایت ہی خوش اسلوبی سے ازالہ کیا گیا۔

۴- اسنادی مباحث میں معرکۃ الآراء موضوعات پر انتہائی متانت اور سنجیدگی کے ساتھ گفتگو کی گئی ہے اور اختلافات کی صورت میں قولِ فیصل بھی ذکر کردیا گیا ہے۔

۵- فقہی اور اسنادی تحقیقات کے علاوہ بعض نحوی، لغوی، کلامی اور اصولی مسائل پر نفیس اور عمدہ تحقیقات اور قیمتی فوائد اس شرح کی زینت ہیں۔

۶- متقدمین مثل امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ کی طرح متاخرین مثل شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ، مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ، علامہ نیموی رحمۃ اللہ علیہ اور شیخ لکھنوی رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیقات وآراء کو بھی اس شرح میں مولانا مرحوم اہتمام کے ساتھ درج کرتے ہیں۔

۷- بعض حضرات صحابہ وتابعین وآئمہ فقہ وحدیث کے احوال اس شرح میں اس قدر بسط اور تفصیل کے ساتھ آگئے ہیں کہ یکجا کسی دوسرے مقام پر اتنی تفصیل کے ساتھ ان کا ملنا دشوار ہے۔

۸- خاص خاص مسائل پر جو مستقل کتابیں لکھی گئی ہیں، ان کا بہت اچھا تعارف کرایا گیا ہے، جس کو دیکھ کر قاری میں ان کتابوں کے مطالعہ کا شوق کروٹیں لیتا ہے۔

۹- نقلِ مذاہب میں یہ احتیاط برتی گئی ہے کہ اصل مآخذ سے ہی ان کو لیا گیا ہے، مثلاً شوافع رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب کتب شوافع رحمۃ اللہ علیہ کی مراجعت کے بعد درج کیا گیا ہے، اسی طرح یہ احتیاط حنابلہ رحمۃ اللہ علیہ

اور مالکیہ رحمۃ اللہ علیہ کے مذاہب کا ذکر کرتے وقت کی گئی ہے‘ اس سے یہ فائدہ ہوا کہ تسامح فی النقل کی وہ خامی جو دوسرے مذاہب کو نقل کرتے وقت بالعموم پیش آجایا کرتی ہے‘ اس سے یہ شرح محفوظ ہے۔

۱۰- احناف رحمۃ اللہ علیہ کے اقوال کو نقل کرتے وقت عموماً متقدمین کی کتابوں پر اعتماد کیا گیا ہے۔ نیز احناف رحمۃ اللہ علیہ میں صرف ان حضرات کی تحقیقات کو نقل کیا گیا ہے جن کا مرتبہ حدیث میں مسلمہ ہے۔ جیسے کہ امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ‘ علامہ عینی رحمۃ اللہ علیہ اور صاحب بدائع وغیرہ۔ تلک عشرة کاملہ۔

حضرت مولانا بنوری رحمۃ اللہ علیہ کی دیگر تصانیف:

۲:......عوارف المنن فی معارف السنن۔ یہ معارف السنن کا غیر مطبوعہ نہایت قیمتی معلومات پر مشتمل ضخیم ۵۰۰ صفحات کا مقدمہ ہے۔

۳:......یتیمة البیان فی حل مشکلات القرآن۔ علامہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ کی مشکلات القرآن کا سو صفحات پر شامل علمی مقدمہ ہے‘ اس میں مبادی تفسیر، احوال مفسرین اور کتب تفسیر کا قیمتی تعارف ہے۔

۴:......بغیة الاریب فی القبلہ المحاریب۔ سمت قبلہ سے متعلق علمی بحث ہے۔

۵:...... نفحة العنبر فی حیاة الشیخ الانور۔ علامہ محمد انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ کے سوانح و افکار اور علمی زندگی کا بے مثال مرقع ہے۔

۶:...... مقدمہ نصب الرایہ فی تخریج الاحادیث الھدایہ۔ حدیثی، فقہی اور اصولی مباحث کا گنج گرانمایہ ہے۔

۷:......مقدمہ فیض الباری۔ ۸:......مقدمہ عبقات۔

۹...... مقدمہ عقیدة الاسلام۔

۱۰:......مقدمۂ مقالات کوثری رحمة اللہ علیہ۔

علاوہ ازیں اسلام وعصر حاضر پر موتمر عالم اسلامی قاہرہ کے موقعہ پر عظیم الشان مقالہ ترتیب دیا۔

رابطہ عالم اسلامی مکہ کے لئے عصری تقاضے اور اسلام کے موضوع پر بصیرت افروز مقالہ لکھا۔

انجمن خدام القرآن کی قرآن کانفرنس میں آپ کی جانب سے پیش کی جانے والی معلومات دستاویز اسلام اور سائنس کے نام سے موسوم ہے۔

مولانا مرحوم کے تبلیغی کارنامے

حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ نے پاکستان کے علاوہ یورپ، افریقہ اور مشرق وسطیٰ

کے مختلف ممالک کے تبلیغی دورے کئے‘ بہت سے ممالک میں مبلغین روانہ کئے‘ چنانچہ فیجی، آئرلینڈ میں دو، انگلستان میں چار، دیگر یورپی ممالک میں دس، مشرق وسطیٰ میں بیس سے زائد اور افریقہ میں آپ کے بھیجے ہوئے بہت سے مبلغین نے تبلیغی مقاصد کے لئے کام کیا۔

مختلف ممالک میں دینی مدارس کا اجراء کیا گیا، بہت سی کتابیں عربی زبان میں شائع کرا کے مختلف ممالک کو روانہ کیں، بڑی تعداد میں افریقہ کے لوگوں نے آپ کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا۔

جمال عبدالناصر کی دعوت پر کئی مرتبہ مصر تشریف لے گئے اور اسلام کے اقتصادی اور معاشی مسائل پر تقریریں کیں اور مقالات پڑھے۔

مولانا محمد علی جالندھری رحمۃ اللہ علیہ کی وفات کے بعد مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے سربراہ مقرر ہوئے اور گرانقدر خدمات انجام دیں، ۱۳۹۴ھ میں تحریک ختم نبوت چلی تو تمام مکاتبِ فکر کے علماء نے بالاتفاق آپ ہی کو اس کا سربراہ چنا اور آپ نے بیماری اور نقاہت کے باوجود طوفانی دورے کئے۔

شاہ فیصل، کرنل قذافی، صدر سادات او دیگر عرب زعماء پر مسئلہ ختم نبوت کی اساسی اہمیت کو واضح فرمایا اور اس کے نتیجے میں ابوظہبی، سعودی عرب، لیبیا وغیرہ عرب ممالک میں قادیانی غیر مسلم اقلیت قرار دیئے گئے‘ پھر پاکستان میں تمام احمدیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دلوایا۔

غلام احمد پرویز کے فتنہ انکار حدیث کا زبان وقلم سے ڈٹ کر مقابلہ کیا اور آپ ہی کی سربراہی میں منکرینِ حدیث کے کفر کا متفقہ فتویٰ شائع ہوا۔

ڈاکٹر فضل الرحمٰن کے الحادی نظریات پر مضبوط علمی تنقیدیں کیں ’’بینات‘‘ کے ادارتی شذرات میں اور پبلک جلسوں میں ڈاکٹر فضل الرحمٰن کے طلسم کا پردہ چاک کیا‘ اس کے نظریات کے رد میں مستقل ضخیم کتابیں بھی شائع کرائیں۔

ایوب خانی دور میں راولپنڈی میں اسلامی سربراہی کانفرنس میں شرکت فرما کر اسلام کی نمائندگی کا حق ادا کیا، ۱۳۹۷ھ میں جنرل محمد ضیاء الحق چیف مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر نے آپ کو اسلامی نظریاتی کونسل کا رکن نامزد کیا۔

چنانچہ اسی کونسل کے اجلاس کی شرکت کے دوران یہ عالم نبیل، مجاہد کبیر، اسلام کا عظیم جرنیل، شب زندہ دار درویش، نبی امی (فداہ روحی وابی وامی) کا سچا عاشق، اسلام کی عظمت وحرمت پر مر مٹنے کا جذبۂ صادق رکھنے والا مرد مومن، باطل کے سر اٹھانے پر بیتابی واضطراب کے عالم میں بے خود ہو کر اللہ سے امت کی صلاح وفلاح مانگنے والا سید بنوری رحمۃ اللہ علیہ عارضہ قلب کے بہانے اپنے منصبی فرائض ادا کر کے خود بارگاہ رب العزت میں باریاب ہو گیا۔